3/30

سلسلہ مطبوعات نمبر ۵

حدیث موضوع

اور

اُس کے مراجع

DATA ENTERED

مرتّبہ

محمّد اکرم رحمانی

متخصّص

ادارہ علوم اثریّہ

ناشر

ادارہ علوم اثریّہ۔ لائلپور

ب ۔ عبداللہ بن اسحاق کرمانی نے جب محمد بن ابی یعقوب سے حدیث روایت کرنے کا دعوے کیا۔ تو اس سے کہا گیا کہ محمد بن ابی یعقوب تو تمہاری پیدائش سے نو سال پہلے فوت ہو گیا تھا۔

ج ۔ جب محمد بن حاتم نے عبد بن حمید سے حدیث روایت کی۔ تو مشہور محدث حاکم ابو عبداللہ نے کہا۔ محمد بن حاتم نے عبد بن حمید کی وفات کے تیرہ سال بعد اس سے حدیث سُنی ؟

د۔ مقدمہ صحیح مسلم میں مذکور ہے۔ کہ معلی بن عرفان نے کہا۔ ہمیں ابو وائل نے بتایا کہ جنگ صفین میں عبداللہ بن مسعود ہمارے سامنے آئے۔ یہ سن کر معلی کے شاگرد فضل بن دکین نے کہا۔ تو پھر ابن مسعودؓ دوبارہ زندہ ہو کر آئے ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ باختلاف روایات ۳۲ھ یا ۳۳ھ ہجری میں حضرت عثمانؓ کا عہد خلافت ختم ہونے سے تین سال پہلے فوت ہو گئے تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ایسے امور کا دارو مدار راویوں کی تاریخ ولادت و وفات ان کی رحلت و اقامت، ان کے شیوخ کے کوائف و احوال کے جاننے پر ہے۔

بنا بریں ائمہؒ نے۔ طبقات الرجال پر کتابیں تالیف کی ہیں۔

قاضی عمرو بن غیاث فرماتے ہیں۔

جب تم حدیث کے کسی راوی پر دروغ گوئی کا الزام عائد کرو۔ تو اس کی اور اس کے شیخ کی عمر کا محاسبہ کر لو۔

Marfat.com

سفیان ثوری کا قول ہے۔

جب راویوں نے جھوٹ بولنا شروع کیا تو ہم نے تاریخ سے فائدہ اٹھایا

نمبر ۲: بعض اوقات راوی کے حالات اور اس کے نفسانی محرکات سے بھی وضع حدیث کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً امام حاکمؒ نے سیف بن عمر تمیمی سے روایت کیا ہے۔ کہ ہم سعد بن طریف کے پاس بیٹھے تھے۔ اس کا بیٹا مکتب سے روتا ہوا آیا۔ سعد نے رونے کی وجہ پوچھی لڑکے نے کہا کہ مجھے استاد نے پیٹا ہے۔ سعد نے کہا۔ آج میں ان کو فنیں کر کے رکھ دوں گا۔ اس وقت یہ حدیث بیان کرنے لگا۔

مجھے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہارے بچوں کے استاد تم میں سب سے زیادہ شریر ہیں وہ یتیموں پر بہت کم رحم کرنے والے اور مسکینوں پر بہت زیادہ سختی کرنے والے ہیں۔ اسی طرح محمد بن حجاج نفی دلیا فروش تھا تو انہوں نے اس کی فضیلت میں ایک حدیث وضع کر لی۔

الهريسة تشد الظهر کہ دلیا مقوی باہ ہے۔

متن میں وضع کی علامات

وضع فی المتن کے علامات آثار بہت ہیں مگر ہم ان میں سے اہم ذکر کریں گے۔

نمبر ۱: رکاکت سے لفظ = بعض اوقات موضوع حدیث لیے یک الفاظ

Marfat.com

پر مشتمل ہوتی ہے کہ عربی زبان و ادب کا دقیقہ شناس فوراً پہچان جاتا ہے کہ ایسے الفاظ ایک فصیح و بلیغ شخص سے صادر نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ سید الفصحاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کلمات کا صدور ہو۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ علامت اس حدیث میں متصور ہو سکتی ہے جس میں اس امر کی صراحت کر دی گئی ہو کہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں امام ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں:۔

"بعض اوقات حدیث کے الفاظ کے پیش نظر بھی اس کے موضوع ہونے کا فیصلہ صادر کیا جا سکتا ہے"۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت ممارست کی بنا پر محدثین میں ایک ایسا قوی ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی اساس پر وہ فوراً پہچان لیتے ہیں کہ حدیث میں وارد شدہ الفاظ آنحضور کے نہیں ہو سکتے۔ امام بلقینیؒ اس کی تائید میں فرماتے ہیں

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر عرصہ دراز تک ایک شخص کسی کی خدمت کرتا رہے اور اس کی پسند و ناپسند سے آگاہ ہو اور ایک شخص دعوےٰ کرے کہ وہ فلاں چیز کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیز اس کو پسند تھی تو وہ فوراً اس کی تردید کر دے گا۔

(۲) فساد معنی:۔ فساد معنی سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث عقلی

Marfat.com

بدیہات کے خلاف ہو اور اس میں تاویل کا کوئی امکان نہ ہو مثلاً
حضرت نوح کی کشتی نے سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کیا
اور مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعت نماز ادا کی۔
۲۔ حکم و اخلاق کے قواعد عامہ کے منافی ہو۔ مثلاً
ترکوں کا قلم بھی بہتر ہے اور عربوں کا عدل بھی برا ہے
۳۔ جو حدیث شہوت و فساد کی موجب ہو۔ مثلاً
خوبصورت چہرہ کی طرف دیکھنے سے نظر تیز ہو جاتی ہے
۴۔ حس و مشاہدہ کے خلاف ہو۔ جیسے
سنہ ہجری کے بعد کوئی بچہ ایسا پیدا نہ ہوگا جو خدا کو مطلوب ہو
۵۔ طب کے متفق علیہ قواعد کے خلاف ہو۔ مثلاً
بیگن ہر مرض سے شفا ہے
۶۔ جو حدیث خداوند تعالےٰ کی تقدیس و تنزیہ کے خلاف ہو جیسے
اللہ تعالےٰ نے گھوڑے کو پیدا کر کے بھگایا تو اسے پسینہ
آگیا۔ پھر اپنی ذات کو اس سے پیدا کیا۔
۷۔ جو حدیث تاریخی حقائق یا سنت اللہ کے مخالف ہو مثلاً
عوج بن عنق کا قد و قامت تین ہزار گز تھا جب نوح علیہ السلام
نے اسے طوفان سے ڈرایا تو اس نے کہا۔ مجھے اس اپنے پیالہ
(کشتی نوح) میں سوار کر لو۔ طوفان نوح اس کے ٹخنوں تک
پہنچا تھا وہ سمندر میں ہاتھ ڈال کر مچھلیاں پکڑ لیتا اور

Marfat.com

سورج کی گرمی میں بھون کر کھا لیتا۔
پھر یہ حدیث بھی اسی قبیل سی ہے کہ "رتن ہندی" نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور وہ چھ سو سال تک بقیدِ حیات رہا

۸۔ جو حدیث ایسی باتوں پر مشتمل ہو جن سے عقلاً کا دامن پاک ہوتا ہے مثلاً۔
"سفید مرغ میرا دوست اور میرے محب جبریل کا دوست ہے"
نیز یہ حدیث۔
"دم بریدہ کبوتر پالا کرو۔ یہ تمہارے بچوں سے جنات کو دور کرتے ہیں۔

۹۔ عقل جس بات کو بداہتہً رد کرتی ہو۔ وہ باطل اور مردود ہے
امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں
"فاضل کا یہ قول کس قدر پسندیدہ ہے کہ جس حدیث کو دیکھو کہ وہ خلافِ عقل ہے یا اصل و نقل سے ٹکراتی ہے تو جان لو کہ وہ موضوع ہے۔
المحصول میں ہے۔
جس حدیث سے باطل کا وہم پڑتا ہو اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو تو وہ جھوٹی ہے یا اس حدیث سے وہم کو زائل کرنے والا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔

Marfat.com

۳۔ صریح قرآن کے خلاف ہو،

جو حدیث نص قرآنی کے خلاف ہو اور قابل تاویل نہ ہو وہ موضوع ہے مثلاً یہ حدیث

ولد الحرام سات پشتوں تک جنت میں نہیں جائے گا۔

یہ حدیث آیت قرآنی لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) کے خلاف اور توراۃ سے ماخوذ ہے۔

۲۔ اسی طرح جو حدیث صریح سنت متواترہ کے خلاف ہو مثلاً جب میری طرف سے تمہیں کوئی حدیث سنائی جائے تو اسے لے لو۔ خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔ یہ موضوع حدیث ہے۔ کیونکہ من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار سے متعارض ہے اور یہ متواتر ہے۔ کما مرّ

۳۔ وہ حدیث جو قرآن وسنت سے ماخوذ قواعد عامہ کے خلاف ہو جیسے

"جس کے یہاں بچہ تولّد ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا تو والد و مولود دونوں جنت میں جائیں گے۔

نیز یہ حدیث

"میں نے قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا۔ اس کو دوزخ میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔"

Marfat.com

مذکورہ صدر دونوں حدیثیں کتاب وسنت کے اس قطعی وحتمی قاعدہ کلیہ کے خلاف ہیں۔ کہ فلاح و نجات کا مدار اعمال صالحہ پر ہے۔ اسماء والقاب پر نہیں۔

۴۔ جو حدیث اجماع کے خلاف ہو وہ بھی موضوع ہے مثلاً قضاء عمری سے متعلق مندرجہ حدیث۔

"جس نے رمضان کے آخری جمعہ میں چند فرض نمازیں قضاء پڑھیں تو اس سے اس کی ستر سالوں کی فوت شدہ نمازوں کی تلافی ہو جائے گی۔

یہ موضوع حدیث اس اجماعی مسئلہ کے خلاف ہے کہ کوئی عبادت فوت شدہ فرائض کی قائم مقام نہیں ہو سکتی

۴۔ جو حدیث عہد رسالت کے معروف تاریخی حقائق کے مخالف ہو

جو حدیث عہد رسالت کے معروف تاریخی حقائق سے متصادم ہو۔ وہ موضوع ہے۔ مثلاً یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بناء پر اہل خیبر پر جذیہ معاف کیا۔ اور ان سے ٹیکس معاف کر دیا۔

حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غزوہ خیبر کے سال سے جذیہ

Marfat.com

کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ جذیہ کے حکم پر مشتمل آیت غزوہ تبوک
والے سال ۹ھ نازل ہوئی

مزید برآں۔ حضرت سعد بن معاذؓ غزوہ خیبر سے قبل ۵ھ
غزوہ خندق میں فوت ہو گئے تھے۔ اور حضرت معاویہؓ
فتح مکہ کے موقعہ پر ۸ھ میں مشرف باسلام ہوئے تھے
بنا بریں تاریخی حقائق ببانگ دہل اس حدیث کی تردید
کرتے اور اس کے موضوع ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے مروی و منقول حدیث کو بھی اس کی مثال
پیش کر سکتے ہیں۔

"حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں حمام میں داخل ہوا تو
میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ چادر اوڑھے وہاں بیٹھے
ہیں۔ میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرما
اے انس: میں نے چادر کے بغیر حمام میں داخل ہونے سے
اسی لیئے منع کیا ہے۔

حالانکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضور سرے
حمام میں داخل ہی نہیں ہوتے۔

اس لیئے کہ عہد رسالت میں حجاز میں حمام میں نہانے کا رواج
حدیث کا راوی کے مسلک سے مطابق ہونا۔ جب بیا

Marfat.com

حدیث اس کے مسلک و مذہب سے ہم آہنگ ہو اور وہ اپنے مسلک میں غلو کی حد تک تعصب رکھتا ہو، تو اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا

مثلاً کوئی رافضی راوی اہل بیت کے فضائل میں حدیث روایت کرے یا راوی مثلاً" فرقہ مرجیہ" سے تعلق رکھتا ہو اور اپنے مسلک کی حمایت میں حدیث روایت کرے تو اسے تسلیم نہیں کریں گے

مثلاً" حبہ بن جوین روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضؓ سے سنا کہ فرماتے تھے۔ میں نے رسول اللہ کی رفاقت میں باقی لوگوں سے پانچ یا سات سال پہلے اللہ تعالےٰ کی عبادت کی محدث ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا راوی ناقابلِ اعتماد اور بڑا خیالی شیعہ تھا۔

۶ کسی مشہور واقعہ کو صرف ایک راوی کا روایت کرنا

جب حدیث کسی ایسے واقعہ پر مشتمل ہو جو بہت سے لوگوں کے سامنے وقوع پذیر ہوا ہو اور مصلحت عامہ اس امر کی متقاضی ہو کہ بکثرت لوگ اسے نقل و روایت کرتے مگر یا میں ہمہ صرف ایک ہی راوی اسے روایت کرے تو ایسی حدیث ناقابل اعتماد ہو گی۔ اسی اصول کے پیشِ نظر علماء نے حدیث "غدیر خم"

Marfat.com

کو جھوٹی اور موضوع قرار دیا ہے۔

علماء کی رائے میں اس حدیث کے موضوع ہونے کی علامت یہ ہے۔ کہ بقول شیعہ ۔ غدیر خم " کا واقعہ صحابہؓ کی ایک کثیر جماعت کی موجودگی میں پیش آیا۔ پھر ہوا یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے وقت سب صحابہ اس کے چھپانے پر متفق ہو گئے۔ اور کسی نے بھی اس کا اظہار نہ کیا۔

حالانکہ یہ بات عادۃً بعید و مستحیل ہے۔

روافض کا جمہور اہل اسلام کے خلاف اس حدیث کی نقل و روایت میں منفرد ہوتا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت شیعہ کی ساختہ ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

حضرت علیؓ کی خلافت سے متعلق شیعہ جو نص بیان کرتے ہیں وہ کبھی اسی قبیل سے ہے ہم مختلف طریقوں سے جانتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس نص کو کسی ایک راوی نے بھی صحیح نقل نہیں کیا اس کا متواتر ہونا تو بڑی بات ہے۔ یہ بھی منقول نہیں کہ کسی راوی نے رازداری کے طور پر ہی اس کو نقل و روایت کیا ہو۔ حالانکہ خلافت کے بارے میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوئے۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا مسئلہ متنازع فیہ رہا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد یہ مسئلہ چھ

اشخاص پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کے سپرد کیا گیا حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد لوگ حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب کرنے کے سلسلہ میں بھی اختلافات کا اظہار کرنے لگے۔ ظاہر ہے کہ بقول شیعہ اگر حضرت علی کی خلافت سے متعلق کوئی جلی اور قاطع نص موجود ہوتی اور اہلِ اسلام کو اس کا علم بھی ہوتا۔ تو یہ ایک لازمی بات ہے کہ لوگ اس کو نقل و روایت کرتے خصوصاً ایسے مواقع پر جب کہ لوگ ایسی روایات کو بڑے ذوق و شوق سے بیان کیا کرتے ہیں۔ جب صحابہ نے ایسے آڑے وقت پر یہ روایت بیان نہیں کی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہ روایت سرے سے درست نہیں۔ بلکہ شیعہ کی من گھڑت ہے [1]

امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں۔

شیعہ خلافتِ علیؓ سے متعلق جس نص کا دعوےٰ کرتے ہیں وہ ہمیں کہیں نہیں ملی۔

البتہ ایک ضعیف روایت ہے جس کو ایک مجہول راوی دوسرے مجہول راوی ابوالحمراء نامی سے روایت کرتا ہے ہمیں معلوم نہیں ابوالحمراء کس مخلوق سے تعلق رکھتا ہے

مشہور شیعہ عالم ابن ابی الحدید رقمطراز ہے۔

---

[1] منہاج السنۃ ص ۱۱۸ ج ۴

Marfat.com

معلوم ہونا چاہیئے کہ خلافتِ علیؓ کے بارے میں بکثرت اخبار و آثار پائے جاتے ہیں جو شخص عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق ان میں غور و تفکر کرتا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس ضمن میں ایک بھی صریح اور قطعی نص موجود نہیں جو شک و شبہ سے بالاتر ہو اور جس میں کسی دوسرے احتمال کی گنجائش نہ ہو جیسا کہ شیعہ کا دعوےٰ ہے شیعہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ نبی کریمؐ نے بطریق عموم نہیں بلکہ واشگاف جلی اور صریح الفاظ میں حضرت علیؓ کی خلافت و امارت کی اطلاع دی اور مسلمانوں کو مامور فرمایا تھا کہ آپ کو سلام خلافت کریں۔

چنانچہ سب صحابہ نے تعمیل ارشاد کر دی۔ سرورِ کائناتؐ نے متعدد دفعہ صریح الفاظ میں فرمایا تھا کہ علی میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ آپ نے حضرت علیؓ کی فرمانبرداری کا حکم دیا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک منصف مزاج شخص جب ان واقعات پر غور کرتا ہے جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد پیش آئے تو اسے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسی کوئی نص صریح موجود ہی نہیں۔

، جو حدیث مبالغہ آمیز جزا و سزا پر مشتمل ہو۔ جب کوئی حدیث معمولی

کام کے صلہ میں مبالغہ آمیز اجر و ثواب پر مشتمل ہو یا اس میں معمولی کام کا مرتکب ہونے پر شدید وعید کی دھمکی دی گئی ہو۔ تو ایسی حدیث موضوع ہوتی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں رقت پیدا کرنے اور ان کو حیرت و استعجاب سے ہمکنار کرنے کے لئے پیشہ ور واعظ اکثر ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً یہ حدیث :۔

جس نے چاشت کی نماز کی اتنی اتنی رکعتیں پڑھیں تو اسے ستر نبیوں جتنا ثواب ملے گا۔

نیز یہ حدیث :۔

جو شخص "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہے . . . . . اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کی ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں۔ ہر زبان سے ستر ہزار بولیاں بولتا ہے جن سے وہ اس کے لئے بخشش طلب کرتا ہے۔ یہ ہیں وہ اساسی و اصولی قواعد و ضوابط جو محدثین نے حدیث کی چھان پھٹک کے لئے وضع کئے ہیں اس سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے صرف اسناد ہی کو بہ غرض نقد و جرح نہیں بنایا بلکہ متن کی جانچ پڑتال کی جانب بھی توجہ دی ہے۔

اس لیے مستشرقین اور ان کے کاسہ لیس نام نہاد

Marfat.com

محققین کا یہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے کہ محدثین نے متن حدیث کی جانچ پڑتال کے لیے کوئی کوشش نہیں کی۔

علمائی مساعی کے ثمرات و نتائج

علماء کی ان پُرزور مساعی کے نتیجہ میں جن کا ذکر ہم نے مختصراً کیا ہے۔ شریعت کو استقامت حاصل ہوئی اور حدیث نبوی کے ستون مضبوط ہو گئے اہل اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے لازوال خزانہ کو پاکر سکون آشنا ہوئے۔ حدیث نبوی کے دامن کو اختلاط و آمیزش سے پاک وصاف کیا۔ حدیث صحیح وحسن وضعیف کے مابین فرق و امتیاز قائم ہوا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی شریعت کو بازیچۂ فساد اور سازش کی آماجگاہ بننے سے بچا لیا۔ زنادقہ اور شعوبیہ اپنے عزائم قبیحہ میں خائب وخاسر ہوئے اور اہل اسلام ان مبارک و مسعود جہود و مساعی کے ثمرات و نتائج سے بہرہ اندوز ہوئے۔ ان مساعی کے اہم نتائج حسب ذیل ہیں

۱۔ تدوین حدیث ۔ ۲۔ علم مصطلح الحدیث ۔ ۳۔ علم الجرح والتعدیل ۔ ۴۔ علوم الحدیث ۔ ۵۔ احادیث موضوعہ

Marfat.com

پر مشتمل کتب۔

مندرجہ بالا علوم اپنے اندر متعدد علوم اور فنون کو لیئے ہوئے ہیں جو مستقل طور پر آج ہمارے سامنے کتابی شکل میں موجود ہیں علمائے سلف کی مساعی اور جہود کے اہم نتائج جو ہم نے ذکر کیئے ہیں یہ مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ اگر خدا نے توفیق دی تو ان پر بھی ہم اپنی مساعی کو منظرِ عام پر لائیں گے۔

لیکن ان میں سے صحاحِ ستہ اور کتابتِ حدیث تا عہد تابعین دو مقالے طبع ہو چکے ہیں۔ اب ہم اختصاراً ان کتب کا تذکرہ کریں گے جن میں محدثین نے تمام موضوعات کا اپنی بساط کے مطابق احاطہ کیا ہے تاکہ مقالہ تکمیلی پہلو سے محروم نہ رہ جائے

احادیثِ موضوعہ پر مشتمل کتب

جب حدیثِ نبوی میں دروغ گوئی سیاسی شورش شروع ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا پردازی کرنے والوں کی چھان پھٹک کی جانے لگی تو علمائے سلف نے علانیہ مجالس میں ان کے تذکرے شروع کر دیئے اور واشگاف الفاظ میں "فلان کذاب" وغیرہ کلماتِ جرح استعمال کیئے اور کہا کہ زنادقہ اور قدریہ سے روایت نہ لی جائے

Marfat.com

محدثین کے زمانہ میں جو لوگ دروغ گوئی میں رسوائے زمانہ تھے۔ ان میں سے اکثر کا ہم نے فہرست کی شکل میں ماقبل ذکر کر دیا ہے۔ امید ہے کہ حدیث سے لگاؤ رکھنے والے علماء اور طلباء کے لیے نفع مند ثابت ہوگا۔

اس کے بعد محدثین نے احادیث موضوعہ پر مشتمل جداگانہ کتب تصنیف کیں تاکہ عوام ان کے دام فریب میں نہ آسکیں اس ضمن میں مشہور ترین تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب الموضوعات

یہ حافظ ابوالفرج ابن الجوزی م ۵۹۷ھ کی مشہور ترین تصنیف ہے جو حال ہی میں تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں انہوں نے بعض احادیث کو تو موضوع کہا ہے اور بعض میں لایصح پر اکتفا کیا ہے۔

اس بارہ میں حافظ ابن الجوزی کا تشدد مشہور ہے کہ انہوں نے ایسی احادیث کو بھی موضوع کہہ دیا ہے جو دراصل صحیح یا حسن ہیں۔

غرضیکہ جن احادیث کو موضوع قرار دیا گیا ہے وہ تمام ابن الجوزی نے اس کتاب میں جمع کر دی ہیں خواہ وہ کتب صحاح میں ہی مندرج کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ صاحب السنۃ ومکانتہا نے ان صحیح احادیث کی تعداد کی طرف نشان دہی کرتے ہوئے ذکر کیا ہے جن کو ابن الجوزی نے موضوع قرار دیا ہے۔

Marfat.com

بقول ابن الجوزی ۱؎ صحیح مسلم میں دو[۲] حدیثیں موضوع ہیں
۱؎۔ بخاری میں ایک موضوع حدیث موجود ہے۔
۳۔ مسند احمد میں ۳۸ موضوع احادیث ہیں
۴۔ سنن ابی داؤد میں ۹ اور جامع ترمذی میں ۳۰
۶۔ سنن نسائی میں ۱۰ : ۷؛ سنن ابن ماجہ میں ۳۰
۸۔ مستدرک حاکم میں ۱۶۰ اسی طرح دیگر کتب حدیث میں
حافظ ابن حجرؒ نے القول المسدد میں مسند احمد کا مدلل دفاع کیا ہے۔ علمائے ابن الجوزی کی ذکر کردہ اکثر موضوعات کو برقرار رکھا اور بہت کم احادیث میں ان کی مخالفت کی خصوصاً انہوں نے بخاری مسلم اور مسند احمد میں مندرج احادیث کے موضوع ہونے کی سختی سے تردید کی۔

(۲) المغنی عن الحفظ والکتاب ۸؎ یہ کتاب ابو عمر بن بدر موصلی متوفی ۶۲۳ھ کی تصنیف ہے اس کتاب میں صرف ان ابواب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے متعلق کوئی صحیح حدیث روایت نہیں کی گئی۔

(۳) الدر الملتقط فی تبیین الغلط ۹؎۔ یہ کتاب علامہ رضی الدین ابو الفضل حسن بن محمد بن حسین متوفی ۶۵۰ھ کی تصنیف ہے علمائے اس کتاب کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔

Marfat.com

(۴)۔ تذکرۃ الموضوعات :۔ یہ حافظ ابن طاہر مقدسی کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس میں وہ تمام حدیثیں جمع کر دی ہیں جن کو کذّاب، مجروح ضعیف اور متروک راویوں نے روایت کیا ہے۔

(۵) اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعۃ :۔ یہ حافظ سیوطی کی تصنیف ہے یہ کتاب ابن الجوزی کی کتاب کی تلخیص پر مشتمل ہے ابن الجوزی نے جن احادیث کو موضوع قرار دیا تھا۔ علامہ سیوطی رح نے ان میں سے بعض پر شدید تنقید کی ہے۔ علامہ سیوطی رح نے اس کتاب کا ضمیمہ بھی مرتب کیا تھا جس میں ان موضوعات کو جمع کیا ہے جن کو ابن الجوزی اپنی کتاب میں شامل نہ کر سکے۔

(۶) تذکرۃ الموضوعات :۔ محمد بن طاہر بن علی الفتنی (فتن یعنی پٹن ساحلی علاقہ گجرات کے رہنے والے تھے) متوفی ۹۸۶ ہجری اس کتاب کے ساتھ ایک رسالہ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں وضاع اور ضعیف راویوں کا ذکر حروفِ تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔

(۷) موضوعات ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ ھ

Marfat.com

۸) الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعۃ :-
لِامام الشوکانی متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ

۹) رسالہ از امام صنعانی :- اس رسالہ میں موصوف نے وہ تمام احادیث جمع کردی ہیں جو ان کے عصر و عہد میں واعظ اور قصہ گو عام طور سے بیان کیا کرتے تھے۔ اس کے آخر میں مشہور ترین اور متروک راویوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے

۱۰) اللولوٗ المرصوع فی ما لا اصل لہٗ او باصلہٖ موضوع

یہ کتاب شیخ محمد بن ابی المحاسن ازھری کی تصنیف ہے آپ طرابلس میں پیدا ہوئے اور مصر میں سنہ ۱۳۰۵ھ وفات پائی یہ کتاب اور امام صنعانی کا سابق الذکر رسالہ مصر میں دونوں یکجا طبع ہوتے ہیں۔

۱۱- کتابُ الاباطیل :- حافظ ابو عبداللہ حسین بن ابراہیم الجوزقانی متوفی سنہ ۵۴۳ نے اسے مرتب کیا ہے حافظ ذہبی نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

ھو محتوٍ علیٰ احادیث موضوعۃ و واھیۃ۔ ملے

ملے تذکرۃ الحفاظ

Marfat.com

۱۲۔ الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ یہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی کی تصنیف ہے جس میں اکثر نماز سے متعلق موضوع روایات جمع کی گئی ہیں'

۱۳۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ محدث ابوالحسن علی بن محمد بن عراق کنانی المتوفی سنہ ۹۶۳ھ کی موضوعات حدیث پر نہایت مبسوط اور جامع کتاب ہے یہ ابن جوزی کی کتاب الموضوعات، سیوطی کی اللآلی المصنوعہ ذیل اللآلی اور نکت البدیعات وغیرہ کی نہایت کامیاب تلخیص ہی نہیں بلکہ اس پر ابن عراق نے جا بجا استدراکات اور اضافے بھی کیے ہیں۔ نیز ابتداء میں نہایت مفید مقدمہ ہے جس میں موضوع حدیث کی تعریف، وضع حدیث کے اسباب اور واضعین حدیث کے اقسام سے بحث کی ہے اور پھر واضعینِ حدیث کے ناموں کی فہرست دی ہے

۱۴۔ الاحادیث الموضوعۃ التی یرویھا القصاص والعامۃ یہ عبدالسلام بن عبداللہ (ابن تیمیہ) حرانی متوفی سنہ ۶۵۲ھ کا ایک رسالہ ہے یہ عبدالسلام امام احمد کا دادا ہے۔ مؤلف

اور بھی دو کتابچے لکھے ہیں جن میں ابن جوزی کی طرح تشدد سے کام لیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی اس موضوع پر متعدد تصنیفات اور مولفات ہیں لیکن ہم طوالت کے پیشِ نظر یہاں ان کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ حقیقت میں (جن کتب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے) موضوع احادیث کے متعلق بنیادی حیثیت رکھتی ہیں جن میں تقریباً تمام موضوعات کا ذخیرہ مل جاتا ہے۔)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱	توضیح الافکار
۲	مقدمہ ابن الصلاح
۳	نووی شرح صحیح مسلم
۴-	فتح المغیث
۵	تدریب الراوی
۶	موضوعات ملا علی قاری
۷-	الصارم المسلول
۸-	تنقیح الانظار
۹-	قواعد التحدیث
۱۰-	تنزیہ الشریعۃ
۱۱-	موضوعات ابن الجوزی
۱۲-	تاریخ اسلام ڈاکٹر حسن ابراہیم
۱۳-	تبصیر فی الدین

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱۴	فجر الاسلام
۱۵	اللآلی المصنوعہ
۱۶-	المنتقی من منہاج الاعتدال
۱۷-	علوم الحدیث و مصطلحہ
۱۸-	منہاج السنۃ
۱۹-	الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع
۲۰-	الجرح والتعدیل
۲۱-	الباعث الحثیث
۲۲-	الکفایہ
۲۳-	تاریخ ابن عساکر
۲۴-	السنۃ ومکانتہا
۲۵-	ضحی الاسلام
۲۶-	طبقات ابن سعد

Marfat.com

۲۷ الفوائد المجموعہ
۲۸۔ شرح نہج البلاغۃ
۲۹۔ الفرق بین الفرق
۳۰۔ المدخل للحاکم
۳۱۔ السنۃ قبل التدوین
۳۲۔ تذکرۃ الموضوعات
از محمد طاہر پٹنی
۳۳۔ عون المعبود
۳۴۔ الکامل للمبرد
۳۵۔ مقدمۃ التمہید لابن عبد البر
۳۶۔ قبول الاخبار
۳۷۔ تاویل مختلف الحدیث
۳۸۔ تمییز المرفوع من الموضوع
۳۹۔ تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص
۴۰۔ میزان الاعتدال
۴۱۔ المحدث الفاصل
۴۲۔ لسان المیزان
۴۳۔ تہذیب التہذیب
۴۴۔ التاریخ الکبیر
۴۵۔ رجال الکشی
۴۶۔ المغنی وذیلہٗ
۴۷۔ الکشف الحثیث
۴۸۔ حلیۃ الاولیاء
۴۹۔ تاریخ بغداد
۵۰۔ سنن الدارمی
۵۱۔ جامع بیان العلم وفضلہ
۵۲۔ الکامل لابن عدی
۵۳ تذکرۃ الحفاظ

Marfat.com

ادارہ علومِ اثریہ
کی
دوسری پیش کش

کتابت حدیث تا عہدِ تابعین

آجکل کے مستشرق مفکرین اور ان کے خوشہ چین منکرینِ حدیث کی طرف سے سرمایۂ حدیث کو مشکوک قرار دینے کے سلسلہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حدیث کی کتابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین صدی بعد شروع ہوئی لہٰذا یہ ناقابلِ اعتماد ہے — اس کتاب میں ان کے اس اعتراض کا تسلی بخش بلکہ مسکت جواب دیا گیا ہے اور بیشمار احادیث کتب سے لاتعداد ناقابلِ تردید دلائل کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے کہ کتابت حدیث کی داغ بیل عہدِ رسالت میں ہی پڑ چکی تھی۔ عہدِ صحابہؓ میں یہ تحریک پروان چڑھی اور عہدِ تابعین میں پورے عروج پر پہنچ گئی تھی — یہ کتاب اہلِ علم کیلئے بیش بہا تحفہ، متلاشیانِ حق کے لئے اہم دستاویز اور مستشرقین و منکرینِ حدیث کے لئے ایٹم بم ہے — ملنے کا پتہ :- ادارہ علومِ اثریہ لائل پور

3/3

سلسلہ مطبوعات نمبر ۵

حدیث موضوع

اور

اُس کی پہچان

DATA ENTERED

مرتّبہ

محمّد اکرم رحمانی

متخصّص

ادارہ علوم اثریّہ

ناشر

ادارہ علوم اثریّہ۔ لائلپور

Marfat.com